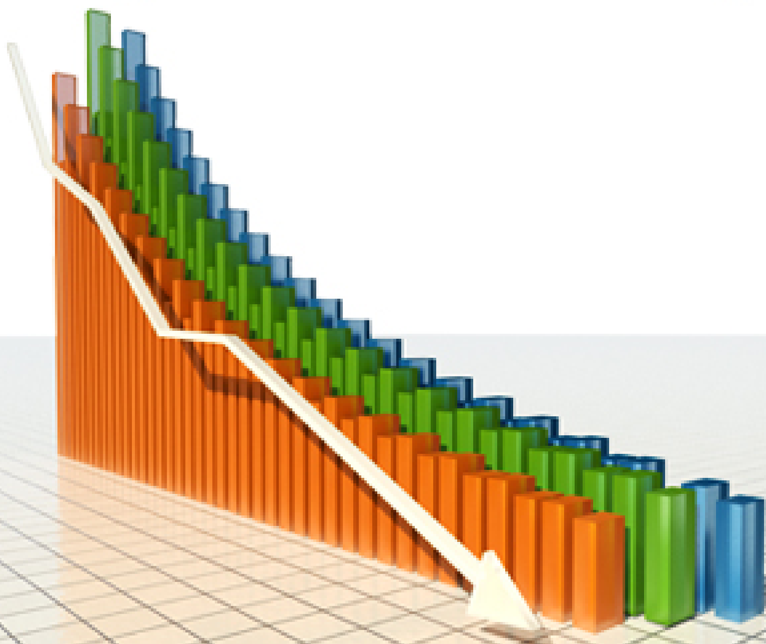
# کامیاب تاجر کے اوصاف

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

## دُرُود شریف کی فضیلت:

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ پاک پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کی اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھا، نیز اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کی، تو اُس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا۔ (شعب الایمان للبیھقی ۲/ ۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴)

وِردِ لَب ہر دَم دُرُودِ پاک ہو
یا شہِ عرب و عجم! کردو کرم

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

**دو (2) مَدَنی پھول:** (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

## بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دُوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ!** **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً**۔ یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ!** **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## کامیاب تجارت کاراز!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اِسلام چُونکہ مکمل دِین ہے اور اِنسانی زِندگی کے ہر شُعْبہ پر اس کاحکم نافذ ہے، لہٰذا اسلام جہاں ہمیں عبادات کے طریقے بتاتا ہے، وہیں مُعاملات کے مُتَعلِّق بھی پوری رہنمائی فرماتا ہے، تاکہ زندگی کا کوئی شُعْبہ بھی اَدھورا نہ رہے اور مُسلمان کسی عمل میں اسلام کے سِوا دوسرے کے مُحتاج نہ رہیں۔ مال حاصل کرنے کی بعض صُورتیں جائز ہیں اور بعض ناجائز۔ حلال روزی کمانے کیلئے ضروری ہے کہ جائز و ناجائز کا علم حاصل کرے۔ جائز طریقوں پر عمل کرے اور ناجائز طریقوں سے بچنے کی کوشش کرے۔ آج کے بیان میں "**کامیاب تاجر**" کے عنوان کے تحت کئی مدنی پھول بیان کئے جائیں گے۔ سب سے پہلے صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مبارکہ کے مہکتے مہکتے خوشبودار پہلوؤں کے بارے میں کچھ سُننے اور پھر تجارت میں کامیابی کیلئے آپ کا فرمانِ عالیشان سُن کر تربیت کے مدنی پھول چُننے کی کوشش کریں گے۔

## سَیِّدُنا زُبیر بن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعارُف:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 346 صَفحات پر مشتمل کتاب، "کراماتِ صحابہ" صَفْحَہ 120 پر شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعارف کچھ یوں ذکر فرماتے ہیں کہ یہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پھوپھی حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے فرزند ہیں۔ اس لئے یہ رشتہ میں شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پھوپھی زاد بھائی اور حضرت سیدہ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بھتیجے اور حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے داماد ہیں۔ یہ بھی عشرۂ مُبَشَّرہ یعنی ان دس خوش نصیب صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم میں سے ہیں جن کو حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّتی ہونے کی خوشخبری سنائی۔

(کراماتِ صحابہ ص۱۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ایک بار آپ کے کامیاب تاجر ہونے کا راز پُوچھا گیا، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ میں نے کبھی بغیر دیکھے کوئی چیز نہیں خریدی اور کم نَفْع (فائدہ) کو کبھی بھی رَد نہ کیا (نہیں چھوڑا) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہے، برکت سے نوازدیتا ہے۔

(الاستیعاب، باب ۸۱۱، ج ۲، ص ۹۲)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ نے سُنا کہ جب حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے تجارت میں اُن کی کامیابی کا راز پُوچھا گیا، تو آپ نے کیسے پیارے مدنی پُھول اِرْشاد فرمائے اور پھر آخر میں یہ بھی اِرْشاد فرمایا کہ اس میں میرا کوئی کمال نہیں، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہے برکت سے نوازدیتا ہے، اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے اَسلاف کا اَندازِ تجارت اور روزگار کا انداز کس قدر اعلیٰ تھا۔

## آپ کی دیانت داری

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یُوں تو ہر اعتبار سے اپنی مثال آپ تھے، لیکن بالخصوص تجارت میں آپ کا تقویٰ و پرہیز گاری دیگر لوگوں کیلئے پیروی کے قابل اور باعثِ رشک تھا۔

اس ماہِ مُبارک جُمادَی الاُخریٰ میں حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال ہوا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عرس کی مناسبت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ذکرِ خیر بھی سُنیں گے، آپ چونکہ ایک دِیانت دار و کامیاب تاجر بھی تھے، تجارت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا کیا خوبیاں عطا فرمائی تھیں، یہ بھی سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بڑے ہی دیانت دار تھے۔اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی، سیِّدُنا مقداد، سیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن عوف اور سیِّدُنا عبدُ اللہ اِبنِ مسعود سمیت دیگر سات(7) جلیلُ القدر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حضرتِ سیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی امانت و دیانت کے سبب انہیں اپنے بعد اپنے مال کا والی مُقرَّر کیا۔ پس حضرتِ سیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بڑی دِیانتداری کے ساتھ ان کے مالوں کی حفاظت فرماتے اور ان کی اَولاد پر اپنی کمائی سے خرچ کیا کرتے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، حضرت زبیر بن عوّام، ج۱۸، ص ۳۹۷)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہمارے اَسلاف( بزرگانِ دِین) مثلاً صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان یاپہلے کے نیک لوگ ذاتی مُعاملات اور کاروبار میں سچائی، اَمانت، عدل واِنصاف، تقویٰ و پرہیز گاری، احسان و بھلائی، اِیثار و خیر خواہی کو اپنا کر اسلام کے عطا کردہ کاروباری اُصولوں پر قائم رہتے، اِسی وجہ سے ان کے مُبارک دَور میں مسلمان خُوشحال تھے، مگر اب ظُلم وناانصافی، جھوٹ، دھوکہ وفریب، مَفاد پرستی، سُود خوری جیسی بُرائیاں مُسلمانوں کے کردار میں پیدا ہو گئی ہیں،سوائے اُس کے کہ جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ بچائے۔طرح طرح کی خرابیوں کے باعث اب کاروباری حالات اچھے نہ رہے، اگر ہم ! قرآن و حدیث کے بیان کردہ اُصولوں پر عمل کر کے رِزق حاصل کریں، اسلامی تجارت کے مُعاملات سیکھیں اور عمل کریں، تجارت کے معاملات میں اپنے بزرگوں کی پیروی کریں تواِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، اسلامی مُعاشرے میں شاندار تبدیلی آئے گی اور مسلمان دوبارہ خوشحال ہو جائیں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضاوخُوشنودی بھی نصیب ہو گی۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## مَعِیشت کا آغاز:

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** صَدرُ الشَّریعہ ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی

رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہارِ شریعت میں مَقْصَدِ کسب و تِجارت بیان فرمایا ہے، آیئے ! اس کا خُلاصہ سُنتے ہیں: انسانوں کی ضروریات جتنی زیادہ ہیں، ان کو حاصل کرنا اتنا ہی دُشوار ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی تمام ضروریات پُوری کرنے کیلئے اکیلا ہی سارے کام کرنے بیٹھ جائے (مثلاً خود ہی کھیتی باڑی کرے، پھر اناج بھی خود پیسے، کپڑا بُن کر خود ہی سیے) تو شاید ناکام ہو جائے اور اپنی زندگی کے ایام بآسانی نہ گُزار سکے، لہٰذا اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حکمت ہے کہ اس نے تمام انسانوں کو مختلف شعبوں اور مُتعدّد قسموں میں تقسیم فرمادیا ہے کہ ہر ایک جماعت اپنا اپنا کام کرے اور سب کے مجمُوعہ سے تمام لوگوں کی ضروریات پوری ہوں۔ مثلاً کوئی کھیتی (باڑی) کرتا ہے کوئی کپڑا بُنتا ہے، کوئی اپنے ہاتھ سے دوسرے کام کرتا ہے، جس طرح کھیتی باڑی کرنے والوں کو کپڑے کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح کپڑا بُننے والے بھی اَناج وغیرہ کے حصول کیلئے کھیتی باڑی کرنے والوں کے محتاج ہوتے ہیں، ہر ایک کو دوسرے کی ضرورت ہوتی ہے، لہٰذا یہ ضرورت پیدا ہوئی کہ ہر ایک کی چیز دوسرے کے پاس پہنچ جائے تاکہ سب کی حاجتیں پُوری ہو جائیں اور کاموں میں بھی دُشواریاں نہ ہوں۔ یہیں سے مُعاملات کا سلسلہ شُروع ہوا اور خرید و فروخت وغیرہ ہر قسم کے مُعاملات وُجُود میں آئے۔ (1)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یقیناً تجارت یا خرید و فروخت ایک اچھا اور جائز عمل ہے، اسی لئے ہمارے پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپس میں خرید و فروخت کرتے اور کپڑے وغیرہ کی تجارت بھی کرتے اور اسی طرح ان کے بعد علماء اور صُلحاءِ کرام یعنی نیک لوگ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی بھی تجارت کرتے لیکن کبھی بھی اسلام کے عطا کردہ تجارتی اُصولوں سے نہیں ہٹتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 5 سورۃ النساء کی آیت نمبر 29 میں ارشاد فرماتا ہے:

**یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا** ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! آپس

---

1... بہارِ شریعت، ۲/۶۰۸

اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۟ میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو۔

(پ۵، النساء:۲۹)

امام احمد بن حجر مکی ہیتمی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے واضح فرمادیا کہ تجارت اسی صُورت میں جائز ہوسکتی ہے، جبکہ فریقین کی رِضامَندی سے ہو اور رِضامَندی تب ہی حاصل ہوسکتی ہے جبکہ وہاں نہ تو مِلاوٹ ہو اور نہ ہی دھوکا، لہٰذا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا، اپنے دِین اور دُنیاو آخرت کی سلامتی، نیز مُرُوَّت اور عزّت چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے دِین کے لئے کوشش کرے اور اس دھوکے اور ملاوٹ پر مبنی کاروبار میں سے کوئی چیز اختیار نہ کرے۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۱، ص۵۲۰)

اے ملاوٹ کرنے والے مان جا
خوف کر بھائی عذابِ نار کا
چھوڑ دو اے تاجرو! کم تولنا
جُھوٹ چھوڑو بیچنے میں بولنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## کسبِ حلال کی اہمیت

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یاد رکھئے! جائز طریقے سے کسب و تجارت کے ذریعے اپنے ماں باپ، بہن بھائی اور بیوی بچوں وغیرہ کے لئے رِزقِ حلال کا حُصُول اور اس کی طلب انسانی ضرورت ہے اور قرآنِ پاک میں جابجا رِزقِ حلال حاصِل کرنے کی طرف تَوَجُّہ دِلائی گئی ہے، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اپنے فضل سے تعبیر کرتے ہوئے اس کی تلاش و جستجو جاری رکھنے کی ترغیب اور اس کا حکم بھی اِرْشاد فرمایا

ہے چُنانچہ پارہ 30 سُوْرَۃُ النَّبَا کی آیت 11 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿۱۱﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور دن کو روزگار کے لئے بنایا۔

ایک اور مقام پر اِرْشاد فرمایا:

فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (پ۲۸، الجمعة: ۱۰) ترجَمۂ کنزالایمان: تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

## جستجوئے روزگار کی عظمت

حضرتِ سَیِّدُنا کَعْب بن عُجْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم ایک روز صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ اتنے میں ایک نوجوان قریب سے گُزرا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ایک طاقتور اور مَضْبُوط جسم والے نوجوان کو دیکھا تو کہا: کاش! اس کی جوانی اور طاقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ ہوتی۔ اِس پر رَحْمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (1) اگر یہ شخص اپنے چھوٹے بچوں کے لئے رِزْق کی تلاش میں نکلا ہے تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی راہ میں ہے (2) اور اگر یہ شخص اپنے بُوڑھے والدین کے لئے رِزْق کی تلاش میں نکلا ہے، تو بھی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے (3) اور اگر یہ خُود کو (لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے یا حرام کھانے سے) بچانے کے لئے رِزْق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے (4) البتہ اگر یہ دِکھاوے اور تَفاخُر (فخر) کے لئے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔[2]

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ اپنے والِدین کی خِدمت اور اَوْلاد کی کَفالت کے

---

[2] ...معجم الاوسط، ۵/۱۳۶، حدیث: ۶۸۳۵

لئے دوڑ دھوپ کرنے کی کس قدر اَہمِیَّت ہے کہ رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں نکلنے والا شُمار فرمایا۔ یادر کھئے! سچائی، اِنْصاف اور دِیانتداری کے ساتھ حلال وحرام کالحاظ رکھتے ہوئے تِجارت، مُلازمت، یا محنت مزدوری کرنے والے نہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب ہیں، بلکہ ایسوں کا حشر بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اچھوں کے ساتھ ہو گا، نیز ان کی مَغفِرت کر دی جائے گی اور کل بروزِ قیامت ان کے چہروں کی تابانی چودھویں کے چاند کی مانند ہو گی۔ آیئے! کسب وتجارت اور کام کاج کی فضیلت پر مُشْتمل 4 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں تاکہ تجارت کی اَہمِیَّت مزید آشکار ہو جائے۔

## کسب کی فضیلت پر مُشْتمل 4 فرامینِ مُصطفٰے

1. اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاء یعنی سچا اَمانت دار تاجر اَنْبیاء، صِدّیقین اور شُہداء کے ساتھ ہو گا۔[3]
2. اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ پیشہ وَر (کام کاج کرنے والے) مُومن کو پسند فرماتا ہے۔[4]
3. مَنْ اَمْسٰی کَالًّا مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ اَمْسٰی مَغْفُوْرًا لَّہٗ یعنی جو اپنے ہاتھوں سے کام کر کے تھک کر شام کرتا ہے، وہ مغفرت یافتہ ہو کر شام کرتا ہے۔[5]
4. مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَۃِ وَسَعْیًا عَلٰی اَھْلِہٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰی جَارِہٖ لَقِیَ اللّٰہَ وَ وَجْھُہٗ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ یعنی جس نے خُود کو سوال سے بچانے، اپنے اَہلِ خانہ کے لئے بھاگ دوڑ کرنے اور اپنے پڑوسی پر مہربانی کرنے کے لئے حلال طریقے سے دُنیا طلب کی، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال

---

[3]...ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التجار وتسمیۃ النبی ایاھم، ۳/۵، حدیث: ۱۲۱۳

[4]...معجم الاوسط، ۶/۳۲۷، حدیث: ۸۹۳۴

[5]...معجم الاوسط، ۵/۳۳۷، حدیث: ۷۵۲۰

میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہو گا۔[6]

تاج و تخت و حکومت مت دے
کثرتِ مال و دولت مت دے
اپنی رِضا کا دیدے مُژدہ
یااللہ مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش، ص۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** کامیاب تاجر کے اوصاف سُننے کے ساتھ ساتھ حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذِکرِ خیر بھی سنئے۔

## عظیم ماں کا اندازِ تربیت!

حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ **عشرۂ مبشرہ** میں سے چھٹے صحابی ہیں، **عشرۂ مبشرہ** اُن 10 صحابہ کو کہتے ہیں، جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنت کی بشارت عنایت فرمائی، حضرت سَیِّدَتُنا صفیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا جیسی عظیم ماں نے احساسِ ذمہ داری کا مُظاہرہ کرتے ہوئے اپنے لختِ جگر کی خوب مدنی تربیت فرمائی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے پیشے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** کسبِ حلال نہ صرف ایک باعثِ فضیلت عمل ہے، بلکہ کئی اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے عِلاوہ نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھی

---

[6]...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب البیوع والاقضیۃ، باب فی التجارۃ... الخ، ۲۵۸/۵، حدیث: ۷

پیاری پیاری سُنَّت ہے، لہٰذا اسے سُنَّت سمجھ کر اِختیار کرنا چاہیے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے کسب کے لئے مختلف پیشے اَپنائے۔ مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اَوّلاً کپڑا سازی کا کام کِیا کرتے تھے، پھر کھیتی باڑی کرنے لگے۔ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام لکڑی کا پیشہ، حضرت اِدْرِیس عَلَیْہِ السَّلَام دَرزی گری، حضرت ہُود و صالح عَلَیْہِمَا السَّلَام تِجارَت، حضرت اِبراہیم و لُوط عَلَیْہِمَا السَّلَام کھیتی باڑی اور حضرت شُعَیب عَلَیْہِ السَّلَام جانور پالتے تھے۔ اسی طرح حضرت مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بکریاں چَراتے، حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام زِرَہ (جنگ میں استعمال ہونے والا لوہے کا جالی دار کُرتا) بناتے، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام پُوری دُنیا کے بادشاہ ہونے کے باوُجُود پنکھے اور کھجور کے پتّوں کی ٹوکریاں بنایا کرتے تھے اور ہمارے پیارے آقا سیّدُ الاَنْبِیاء احمدِ مُجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تِجارت کو اپنی ذاتِ بابرکت سے شَرَف بخشا ہے۔[7]

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا کہ رِزْقِ حلال کے حُصُول کیلئے، اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے بھی صَنْعَت و تجارت کو اِختیار کیا، اس بات میں تو کسی شک و شبہے کی گُنجائش نہیں کہ اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام ہر قسم کی بُرائیوں اور گُناہوں سے پاک ہوتے ہیں، اگر کسب و تِجارت میں بُرائیوں کا اِرْتکاب ضروری ہوتا یا اس میں بذاتِ خُود کوئی خرابی ہوتی تو اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام ہرگز ہرگز اِسے اِخْتیار نہ فرماتے، حقیقت یہ ہے کہ خرابیاں اور بدعُنوانیاں کاروبار میں نہیں بلکہ خُود ہمارے کردار میں مَوْجُود ہیں، جن کی روک تھام کے لئے شَرِیْعت نے جائز و ناجائز اور حلال و حَرام کے پیمانے مُقَرَّر کردیئے، تاکہ کوئی مُسلمان ظُلْم کا شکار نہ ہو اور نہ ہی کسی کی حق تَلَفی ہو، لہٰذا جو لوگ ان اَحکامات پر عمل پیرا ہوتے ہیں، وہ دُنیا و آخرت میں بھی کامیاب ہوتے ہیں اور جو ان اَحکامات پر دھیان نہ دیتے ہوئے حرام و حلال کی تمیز کیے بغیر، نَفْس کی خواہشوں پر عمل کرتے ہیں، وہ دُنیا و آخرت میں ناکام ہوتے ہیں

---

[7]... مرآۃ المناجیح، ۲۲۸/۴، ملخصاً

## کون سا پیشہ افضل ہے؟

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کتاب **اسلامی زِندگی** میں لکھتے ہیں: بیکار رہنا بڑا جُرم ہے اور ناجائز پیشے (اختیار) کرنا اس سے بڑھ کر جُرم، رَبّ تعالیٰ نے ہاتھ پاؤں وغیرہ برتنے (کام کرنے) کے لئے دیئے ہیں نہ کہ بیکار چھوڑنے کے لئے۔ اسی طرح بے مُرَوَّتی کے پیشے مکروہ ہیں، جیسے ضرورت کے وَقْت غَلَّہ روکنا، حرام چیزوں کے کاروبار حرام ہیں، جیسے گانا بَجانا، ناچنا، شُکرے بازی، بیٹر بازی وغیرہ۔ جُھوٹی گواہی کے پیشے ایسے ہی شراب کی تِجارت کہ شراب، بیچنا، بکوانا، خریدنا، خریدوانا، وغیرہ۔ (اسلامی زندگی، ص۱۴۴)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## تجارت اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا معمول

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اگر ہم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرتِ مُبارکہ پر نظر ڈالیں تو ہر طرف تقویٰ و پرہیز گاری اور طلبِ رضائے الٰہی کی مدنی بہاریں نظر آتی ہیں۔ چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تجارت تو کرتے تھے، مگر جب انہیں حُقُوقُ اللہ میں سے کوئی حق پیش آجاتا تو تجارت اور خرید و فروخت انہیں ذِکْرُ اللہ سے نہ روکتی، یہاں تک کہ وہ اُسے اَدا کرلیتے۔[8] صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اسی طرزِ عمل کو بیان کرتے ہوئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پاک کلام قرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے:

**رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ** ترجَمۂ کنز الایمان: وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی

---

[8] ...بخاری، کتاب البیوع، باب و اذا راوا تجارۃ... الخ، ۹/۲، تحت الباب: ۱۱

وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ ﺻﻠﮯ (پ۱۸، النور: ۳۷) یاد اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے۔

حضرت ابنِ مَسعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے دیکھا کہ بازار والوں نے اَذان سُنتے ہی اَپنا (تِجارتی) سامان چھوڑا اور نماز کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اس پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے فرمایا کہ اِنہی لوگوں کے حق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آیت "رِجَالٌ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ" نازِل فرمائی ہے۔[9]

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ذرا غور فرمائیں کہ اِسلام کا اَوَّلین دَور کتنا خُوبصورت اور روشن تھا کہ جب مُسلمان تَقْوٰی وپرہیز گاری کے پیکر ہوا کرتے تھے، وہ حضرات کسبِ حلال کیلئے تجارت تو کرتے تھے مگر بَددِیانتی، جُھوٹ اور فریب وغیرہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھتے تھے، لِہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے بُزرگانِ دین کے نَقشِ قدم پر چلتے ہوئے شرعی اُصُولوں کے مُطابِق تجارت کریں۔ آیئے! حدیثِ پاک کی روشنی میں اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ اسلام کی نظر میں تجارت کے کیا ضابطے ہیں اور ایک کامیاب تاجر میں کیا کیا اَوصاف ہونے چاہئیں۔ چنانچہ

## تاجر کو کیسا ہونا چاہئے؟

حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے روایت ہے کہ دوجہاں کے تاجور، سُلطانِ بحر وبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک سب سے پاکیزہ کمائی، اُن تاجروں کی ہے، جو بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں، جب ان کے پاس اَمانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کریں، جب وعدہ کریں تو اس کی خلاف ورزی نہ کریں، جب کوئی چیز خریدیں تو اس میں عیب نہ نکالیں، جب کچھ بیچیں تو اس کی بیجا تعریف نہ کریں، جب ان پر کسی کا کچھ آتا ہو تو اس کی اَدائیگی میں سُستی نہ کریں اور جب ان کا کسی اور پر آتا ہو تو اس کی وُصُولی کے لئے سختی نہ کریں۔[10]

---

[9] ...معجم کبیر، عبد اللہ بن مسعود... الخ، ۹/۲۲۲، حدیث: ۹۰۷۹

[10] ...شعب الایمان، باب حفظ اللسان، ۴/۲۲۱، حدیث: ۴۸۵۴

یاد رکھئے! تجارت ہو یا دیگر مُعاملات، کسی کو دھوکہ دینا یا جُھوٹ بولنا اِنتہائی سَخت جُرم اور بہت بڑی خیانت ہے۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان بن اَسِید حَضرَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ میں نے مکی مدنی مصطفٰی، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ بڑی خیانت کی بات ہے کہ تُو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس بات میں سچا جان رہا ہو، حالانکہ تُو اس سے جُھوٹ بول رہا ہو۔ (11)

اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں "خرید و فروخت کرنے والے جب تک سَودا مکمل نہ کرلیں، انہیں اِختیار حاصل ہے، اگر وہ سودا کرتے ہوئے سچ بولیں اور سچ بیان کریں تو ان کے سودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر وہ چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو شاید وہ کچھ نفع کما ہی لیں، مگر اپنے سودے کی برکت ختم کر بیٹھیں گے، کیونکہ جُھوٹی قسم سودا تو بِکوا دیتی ہے مگر برکت ختم کر دیتی ہے۔" (الترغیب والترھیب، کتاب البیوع، باب ترغیب التجار فی الصرف، رقم ۴، ج ۲، ص ۳۶۶)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جب مُطلقاً جُھوٹ بولنا بھی گُناہ ہے، تو پھر کسی مُسلمان بھائی کے ساتھ خرید و فروخت کا مُعامَلہ کرتے ہوئے جُھوٹ بول کر اسے لُوٹ لینا کس قدر شدید ہو گا۔ صَد افسوس کہ آج کل کثرت سے جھوٹ بولنے کو کمال اور تَرَقّی کی علامت جبکہ سچ کو بے وقُوفی اور تَرَقّی کی راہ میں رُکاوٹ تَصَوُّر کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کئی لوگ اپنا مال بیچنے کے لئے جُھوٹی قسم اُٹھانے سے بھی گُریز نہیں کرتے، ایسے لوگوں کو اپنے ذِہن میں یہ بات اچھی طرح بٹھا لینی چاہئے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے جو رِزْق نصیب میں لکھا ہے وہی ملے گا۔ نہ تو سچ بولنے سے آپ کے حصّے کے رِزْق میں کوئی کمی آئے گی اور نہ ہی جُھوٹ بول کر آپ اپنے حصّے سے زِیادہ رِزْق حاصل کر سکتے ہیں، البتہ جُھوٹ بولنا بہت بڑی بے بر کتی اور مَعاشی تباہی کا سبب ثابت ہو سکتا ہے۔

---

[11] ... ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی المعاریض، ۴/۳۸۱ حدیث: ۴۹۷۱

جھوٹا شخص چاہے کتنی ہی کامیابیاں سمیٹ لے مگر آخرِ کار جھُوٹ کا وَبال اسے پہنچے گا، بالفرض دُنیا میں نہ سہی مگر آخرت کا خَسارہ تو ضرور ہے اور یقیناً خسارۂ آخرت سے بڑھ کر انسان کے لئے کوئی مُصیبت نہیں۔ کاش! ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ خَیر خواہی اور بھلائی والا مُعامَلہ کریں اور رِزْق کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کرنے کو اپنا شیوہ بنالیں۔ آہ! آج کل تجارتی مُعاملات میں جگہ جگہ جھوٹ اور دھوکہ دَہی اسی وجہ سے عام ہو چکی ہے کہ لوگوں نے رازقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ پر تَوَکُّل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ ایک کامیاب تاجر کو اُسی پاک ذات پر تَوَکُّل کا ذِہن بنانا چاہیے، جس نے زمین پر چلنے والے ہر جاندار کا رِزْق اپنے ذِمّۂ کَرَم پر لے رکھا ہے۔

میں جھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نکالوں
اللہ مرض سے تُو گناہوں کے شِفا دے

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** کامیاب تاجر کے اوصاف سُننے کے ساتھ ساتھ حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذِکرِ خیر بھی جاری ہے، سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسّم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا **عشرۂ مبشرہ** میں چھٹے صحابی حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو "فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي" فرمانے کا ایمان افروز واقعہ بھی سُنتے ہیں، چنانچہ

## سرکار کا "فِدَاکَ اَبِی وَاُمِّی" فرمانا:

حضرت عبدُ اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ غزوۂ اَحزاب (۸ شوال یاذوالقعدۃ الحرام ۵ھ) کے موقع پر میں اور حضرت عمر بن ابی سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عورتوں کی حفاظت پر مامور تھے، اچانک میں نے اپنے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا زُبیر بِن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دو یا تین مرتبہ بنوقُرَیظہ کی طرف آتے جاتے دیکھا۔ واپسی پر میں نے اس کا سبب پُوچھا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا واقعی تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بتایا کہ سرکارِ مدینہ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا تھا کہ بنی قریظہ کی خبریں کون لائے گا؟ پس میں نے یہ خدمت سرانجام دی اور جب واپس بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے لئے اپنے والدین کریمین کو جمع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: **فِدَاكَ اَبِي وَ اُمِّي۔** یعنی اے زُبیر تم پر میرے ماں باپ قُربان۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، مناقب الزبیر بن العوّام، الحدیث: ۳۷۲۰، ج۲، ص۵۳۹)

تم کو تو غُلاموں سے ہے کچھ ایسی مَحبّت
ہے ترکِ ادب ورنہ کہیں ہم پہ فِدا ہو

(ذوقِ نعت، ص۱۴۷)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** تجارت و کاروبار کرنے والے اور ہم سب بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر مختلف مدنی کاموں میں اپنے آپ کو مصروف رکھیں، تاکہ خود بھی نیکیوں بھری زندگی گزار سکیں اور دُوسروں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچانے کی سعادت حاصل ہوتی رہے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے نہ جانے کتنوں کی زندگیوں میں مدنی اِنقلاب برپا ہو چکا ہے، آیئے! اب ایک کرکٹ کے شوقین کی مدنی بہار سُنتے ہیں کہ وہ کس طرح دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے اور اس وابستگی کے بعد کیا کیا برکتیں حاصل ہوئیں، چنانچہ

## دوستوں کی انفرادی کوشش

بابُ المدینہ (کراچی) بلدیہ ٹاؤن کے رہائشی مدنی اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لُباب ہے کہ میری زندگی کے شب و روز دنیائے فانی کی لذات کی نظر ہو رہے تھے، کرکٹ کا شوقین تھا، فانی دنیا کی حقیقت مجھ پر کچھ یوں مُنْکَشِف ہوئی، 1996ء کی بات ہے کہ میرے چند دوست جو میرے ہمراہ کھیلتے تھے، انہیں مدنی ماحول مل گیا، فیضانِ دعوت اسلامی سے ان کے اخلاق و کردار میں ایک نمایاں فرق آنے لگا، کھیل کود سے کنارا کشی اختیار کر کے مدنی کاموں میں حصہ لینے لگے، جہاں وہ خود نمازوں کے

پابند بن چکے تھے وہیں مجھ پر بھی انفرادی کوشش کرتے، اپنے ہمراہ مسجد لے جاتے، اچھی اچھی باتیں سناتے، ایک دن ان کے ساتھ نماز ادا کرنے مسجد جانا ہوا، نماز ادا کرنے کے بعد انہوں نے مجھے چوک درس میں شرکت کی دعوت پیش کی، چنانچہ میں نے انکار کرنا مُناسِب نہ سمجھا اور شرکت کے لیے آمادہ ہو گیا، مسجد کے باہر بارونق جگہ پر چوک درس کی ترکیب بنائی گئی، ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی نے چوک درس دیا، جسے سن کر بہت اچھا لگا، دوستوں کا نیکی کی دعوت کا جذبہ دیکھ کر میں بہت متاثر ہوا، میں اپنے قلب میں ایک عجب کیفیت محسوس کرنے لگا، چوک درس کی برکت سے دعوتِ اسلامی کی محبت دل میں رچ بس گئی اور میں اسی ماحول کا ہو کر رہ گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر رکنِ کابینہ ہونے کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت کر رہا ہوں۔

اسی ماحول نے ادنی کو اعلی کر دیا دیکھو
اندھیرا ہی اندھیرا تھا اجالا کر دیا دیکھو

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آیئے کامیاب تاجر کے چند اَوصاف سُنتے ہیں اور جو اسلامی بھائی تجارت کے شُعبے سے وابستہ ہیں، بالخصوص وہ اِنہیں اپنانے کی نِیَّت بھی کرتے جائیں۔

## محنت:

یاد رکھیے! دُنیا میں کوئی بھی کام بغیر محنت نہیں ہوتا، مگر تجارت سخت محنت، چُستی اور ہوشیاری چاہتی ہے، کاہل سُست آدمی کبھی کسی کام میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مِثَل مشہور ہے کہ بغیر محنت تو لقمہ بھی مُنہ میں نہیں جاتا، تاجر خواہ کتنا ہی بڑا آدمی بن جائے، مگر سارے کام نوکروں پر ہی نہ چھوڑ دے۔ بعض کام خُود بھی کرے۔

## خُوش اَخلاقی:

تاجر کیلئے ایک اَہم وَصف حُسنِ اخلاق کا پیکر ہونا بھی ہے، یُوں تو ہر مسلمان کو خُوش اخلاق ہونا ہی

چاہیے، مگر تاجر کو خُصُوصیّت سے خُوش خلقی ضروری ہے، جبکہ بد اخلاق اور بد مزاج شخص سے لوگ کتراتے ہیں اور ایسوں کے پاس جو گاہک ایک بار جاتا ہے دوبارہ جانا گوارہ نہیں کرتا۔

## دِیانتداری:

تاجر کو نیک چلن، دیانتدار ہونا بھی بہت ضروری ہے، بد چلن، بد مَعاش، حرام کھانے والا تجارت میں کیسے کامیاب ہو سکتا ہے؟

## جلد باز یا ناواقف تاجر:

اسی طرح ایک کامیاب تاجر بننے کے لئے ضروری ہے کہ جلد باز یا ناواقف (غیر تجربہ کار) نہ ہو۔ بعض تاجر دُکان / کاروبار شروع کرتے ہی لکھ پتی بننا چاہتے ہیں، اگر دو(2) دن بِکْری (سیل) نہ ہو یا کچھ نقصان ہو جائے تو فوراً بد دل ہو کر دُکان / کاروبار چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

## بے جا خرچ:

ناواقف تاجر معمولی کاروبار پر بہت خرچ بڑھا لیتے ہیں۔ ان کی چھوٹی سی دُکان اتنا خرچ نہیں اُٹھا سکتی، آخر ناکام ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ایسا نہیں کرنا چاہیے، نیز فُضُول خرچ اور بے جا اِسراف سے بچنا انتہائی ضروری ہے

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!** **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اگر ہم بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کے مُطابق زندگی گزارنا چاہتے اور ایک بہترین اور باشرع مُسلمان بننا چاہتے ہیں، تو دعوتِ اسلامی کے مَدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ ہو جائیں، عاشِقانِ رَسول کے ساتھ مَدنی قافلوں میں سفر کو اپنا مَعمول بنالیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں کا سُکون وچین نصیب ہو گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دینِ مَتین کی تَروِیج واِشاعت کیلئے مُتعدّد شُعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک شُعبہ "مجلس تاجران" بھی ہے۔

## مجلس تاجران

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو تِجارت کے بڑے واضِح اُصُول عطا فرمائے ہیں، مگر بد قسمتی سے علم سے دُوری اور دُنیا کی چکا چوند نے آج کے مسلمان کو ان سنہری اُصُولوں پر عمل سے دُور کر دیا ہے۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ کوئی ان تاجروں میں اسلام کی حقیقی رُوح پُھونک دے۔ چُنانچہ تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ایک شُعْبہ بنام "مجلس تاجران" کا قیام عمل میں لایا گیا، جس کا کام شُعبۂ تجارت سے منسلک لوگوں کو تجارت کے مُتَعَلِّق اسلامی تعلیمات سے رُوشناس کرانا، ان میں دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدَنی مقْصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ"** کے مُطابق زندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔ اس مدنی مقصد کے حُصُول اور بازاروں میں مَدَنی ماحول بنانے کیلئے مسجد یا کسی بھی مُناسِب مَقام پر مَدَنی مرکز کے دیئے گئے طریقِ کار کے مُطابِق مدنی درس یعنی (فیضانِ سُنَّت اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دِیگر رسائل سے درس) دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## تجارت کے آداب:

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اسی طرح کامیاب تاجر کے لئے تِجارت کے مزید اُصُول و آداب سے واقف ہونا بھی بہت ضروری ہے، ان میں سے اکثر آداب ایسے ہیں کہ جن پر عمل کرنا ہر تاجر کے لئے شرعاً لازِم بھی ہے۔ لٰہذا آیئے! مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر **صراطُ الجنان** جلد 2 صفحہ 184

سے تجارت کے مزید چند آداب سُنتے ہیں تا کہ تجارت میں کسی قسم کی شرعی غلطی کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور خَیر وبرکت سے محرومی کا شکار نہ ہو جائیں۔

(1) تاجر کو چاہئے کہ وہ روزانہ صبح کے وَقْت اچھے اِرادے یعنی نیتیں دل میں تازہ کرے کہ بازار اس لئے جاتا ہوں تا کہ حلال کمائی سے اپنے اہل وعیال کی شِکم پَروَرِی کروں اور وہ مخلوق سے بے نیاز ہو جائیں اور مجھے اتنی فراغت مل جائے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندگی کرتا رہوں اور راہِ آخرت پر گامزن رہوں۔ نیز یہ بھی نِیَّت کرے کہ میں مخلوق کے ساتھ شَفْقَت، خُلُوص اور اَمانت داری کروں گا، نیکی کا حکم دوں گا، بُرائی سے منع کروں گا اور خِیانت کرنے والے سے باز پُرس کروں گا۔

(2) تجارت کرنے والا جعلی اور اصلی نوٹوں کو پہچاننے کا طریقہ سیکھے اور نہ خُود جعلی نوٹ لے، نہ کسی اور کو دے تا کہ مُسلمانوں کا حق ضائع نہ ہو۔

(3) اگر کوئی جَعْلی نوٹ دے جائے (اور دینے والے کا پتہ نہ چلے) تو وہ کسی اور کو نہیں دینا چاہئے (اور اگر دینے والے کا پتا چل جائے تو (اس سے اپنی اَصْل رقم لے کر) اسے بھی وہ جعلی نوٹ واپس نہیں دینا چاہئے) بلکہ پھاڑ کے پھینک دے تا کہ وہ کسی اور کو دھوکہ نہ دے سکے۔

(4) اپنے مال کی حد سے زِیادہ تعریف نہ کرے، کہ یہ جُھوٹ اور فریب ہے اور اگر خریدار اس مال کی صفات سے پہلے ہی آگاہ ہو تو اس کی جائز اور صحیح تعریف بھی نہ کرے کہ یہ فُضُول ہے۔

(5) اگر اپنے پاس مَوْجُود صحیح مال میں کوئی عیب پیدا ہو گیا تو اسے گاہک سے نہ چُھپائے، ورنہ ظالم اور گناہگار ہو گا۔

(6) وَزْن کرنے اور ناپنے میں دھوکہ نہ کرے بلکہ پُورا تولے اور پُورا ناپے۔

(7) اَصْل قیمت کو چُھپا کر کسی آدمی کو قیمت میں دھوکہ نہیں دینا چاہئے۔

(8) بہت زِیادہ نَفْع نہ لے، اگرچہ خریدار کسی مجبوری کی وجہ سے اس زِیادتی پر راضی ہو۔

(9) مُحتاجوں کا مال زِیادہ قیمت سے خریدے، تاکہ انہیں بھی مسرت(خُوشی) نصیب ہو، جیسے بیوہ کا سُوت اور وہ پھل جو فُقَراء کے ہاتھ سے واپس آیا ہو، کیونکہ اس طرح کی چشم پوشی صدقہ سے بھی زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

(10) قرض خواہ کے تَقاضے سے پہلے اس کا قرض اَدا کر دے اور اسے اپنے پاس بُلا کر دینے کے بجائے اس کے پاس جا کر دے۔

(11) دنیا کا بازار، اسے آخرت کے بازار سے نہ روکے اور آخرت کا بازار مَساجِد ہیں۔

(12) بازار میں زیادہ دیر رہنے کی کوشش نہ کرے۔

(کیمیائے سعادت، رکن دوم در معاملات، اصل سوم آداب کسب، ۱/۳۲۶-۳۴۰، ملتقطاً)

مجھے مال و دولت کی آفت نے گھیرا
بچا یااِلٰہی بچا یااِلٰہی
نہ دے جاہ و حشمت نہ دولت کی کثرت
گدائے مدینہ بنا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## پیسہ ہو، چاہے جیسا ہو

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کردہ یہ مدنی پُھول دَرْحقیقت رِزْق میں برکت اور مُلک و قوم کی ترقّی کے عظیم نسخے ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اَسلاف و بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن نے عَمَلی زندگی کے ہر میدان میں ان خُوبیوں کو اپنے کردار کا حصّہ بنا رکھا تھا۔ ان مُبارَک ہستیوں کی نظر میں مَعاشی خُوشحالی کا مفہوم ہرگز یہ نہ تھا کہ مُلک و قوم کو خواہ کتنا ہی خَسارہ ہو جائے، مُسلمان بھائی کتنا ہی مالی

بدحالی کا شکار ہو جائے، مگر میرے مالی حالات بہتر ہونے چاہئیں، میری ذاتی ملکیت و دولت میں اِضافہ ہونا چاہیے۔ جائز و ناجائز کسی بھی طریقے سے دوسرے مُسلمانوں کو کنگال کر کے ان کے مال کو اپنی جائداد کا سَنگِ بُنیاد قرار دینا، ان کے دل نے کبھی گوارا نہ کیا، کیونکہ وہ نُفُوسِ قُدسیہ آج کے تاجروں کی طرح **"پیسہ ہو، چاہے جیسا ہو"** کے قائل نہ تھے، بلکہ وہ تو اپنے مُسلمان بھائیوں کے حقیقی خیر خواہ ہوا کرتے تھے اور ان کے نُقصان کو اپنا نُقصان سمجھا کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی تجارت کرتے وَقْت اَسلاف کے طرزِ عمل اور پیارے آقا، مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے فرامین کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنے اندر تمام مسلمانوں کی خَیْر خواہی کا جذبہ بیدار کرنا چاہیے۔

میرا دل پاک ہو سرکار دُنیا کی مَحَبَّت سے
مجھے ہو جائے نفرت کاش آقا مال و دولت سے

(وسائل بخشش، ص ۴۰۱)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** تجارت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المَدینہ کا مَطبُوعہ 68 صفحات پر مُشتمل رسالہ بنام **"اَسلاف کا اندازِ تجارت"** کا مُطالَعہ فرمایئے، اِس رِسالے کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت میں پڑھا جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے 100 فیصدی اسلامی چینل، **مدنی چینل** پر **"احکامِ تجارت"** کا سلسلہ نشر ہوتا ہے، تجارت کے شرعی اَحکام سیکھنے کے لیے یہ ایک بہترین سلسلہ ہے، اِسے دیکھنا بھی اسلامی تجارتی اُصول سکھائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

## 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس":

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنی ہے "اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ، لہٰذا اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جایئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **چوک درس** دینا بھی ہے، چوک درس کی برکت سے نہ صرف نیکی کی دعوت دینے کا ثواب ملتا ہے، بلکہ علمِ دین حاصل کرنے کا موقع بھی ملتا ہے اور علمِ دِین حاصل کرنے کی بہت ہی برکتیں ہیں، حدیثِ پاک میں علم حاصل کرنے اور اس کے پھیلانے والے کو سخی کہا گیا ہے، چنانچہ

حضرتِ سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحْر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، "کیا میں تمہیں سب سے زیادہ جُود و کرم والے کے بارے میں خبر نہ دوں ؟" (پھر فرمایا): "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سب سے زیادہ جُود و کرم والا ہے اور میں اَولادِ آدم میں سب سے زیادہ سخی ہوں اور میرے بعد سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہے، جو علم حاصل کرے، پھر اپنے علم کو پھیلائے، اسے قیامت کے دن ایک اُمّت کے طور پر اُٹھایا جائے گا اور دوسرا وہ شخص ہے، جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے حصول کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دے، یہاں تک کہ اسے شہید کر دیا جائے۔" (ابو یعلی، مسند انس بن مالک، رقم ۲۷۸۲، ج ۳، ص ۱۶)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چند مزید فضائل سُنتے ہیں:

❖ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کا کوئی نہ کوئی حواری (مخلص دوست) ہوتا ہے اور زُبیر میرے حواری اور میری پھوپھی کے بیٹے ہیں۔ (تاریخ مدینہ

دمشق، ذکر من اسمہ الزبیر بن العوام، ج۱۸، ص۳۷۰)

❖ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے زُبیر! یہ جبریل ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں قیامت کے دن تمہارے ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ جہنَّم کی چنگاریوں کو تمہارے قریب نہ آنے دوں گا۔(تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزبیر بن العوام، ج۱۸، ص۳۹۴، مفہوماً)

❖ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "طلحہ اور زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جنّت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔" (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزبیر بن العوام، ج۱۸، ص۳۹۱)

❖ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسلام کے سُتُونوں میں سے ایک ستون ہیں۔(الریاض النضرۃ، الباب السادس الفصل الثامن فی ذکر شھادۃ عمر، ج۲، ص۲۸۲)

❖ اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ارشاد فرماتی ہیں حضرتِ زُبیر بِن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے مُتَعَلِّق قرآنِ پاک میں ہے: یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے باوجود زخمی ہونے کے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر لبیک کہا۔(تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزبیر بن العوام، ج۱۸، ص۳۵۸)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## بیان کا خُلاصہ

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آج ہم نے ایک **کامیاب تاجر** حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذِکرِ خیر سُنا، آج ہم نے سُنا کہ **کامیاب تاجر** وہ ہے جو اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ تجارت کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو حلال اور جائز طریقوں سے تجارت کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو تجارت کے شرعی اسلامی اُصول سیکھے اور اُن پر عمل کرے۔ **کامیاب تاجر** وہ ہے جو اپنے چھوٹے بچّوں،

بوڑھے والدین کے لیے تجارت کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو جھوٹا نہیں بلکہ سچا ہو، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو اَمانت دار ہو، خائن نہ ہو، **کامیاب تاجر** وہ ہے جس کی تجارت اُسے نماز، روزے، حج وزکوٰۃ وغیرہ کی اَدائیگی سے نہ روکے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو جائز تجارت، جائز طریقے سے اِختیار کرے، کامیاب تاجر وہ ہے جو وعدہ وفا کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو چیز خریدتے وقت اُس میں خوامخواہ عیب نہ نکالے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو بیچتے وقت مال کی بے جا تعریف نہ کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو ادائیگی میں سُستی نہ کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو چُست ہو، سُست نہ ہو، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو خوش اَخلاق ہو، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو جلد باز نہ ہو، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو مال بیچتے وقت اپنے مال کے عیب خود ظاہر کردے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو ناپ تول میں کمی نہ کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو جعلی نوٹ لے نہ جعلی نوٹ دے، اگر کوئی اُس کو دے جائے تو جعلی نوٹ کو پھاڑ کر پھینک دے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو غریبوں کا مال زیادہ قیمت میں لے اور غریبوں کو سستے داموں بیچے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو قرض خواہ کے تقاضے سے پہلے اُس کا قرض اَدا کر دے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو قرضے بُلا کر نہیں بلکہ جا کر دے، **کامیاب تاجر** وہ ہے کہ جسے دنیا کا بازار آخرت کے بازار (یعنی مسجدوں) سے نہ روکے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو مال کا بندہ نہ ہو بلکہ رَبِّ ذُوالجلال عَزَّ وَجَلَّ کا فرمانبردار بندہ اور محبوبِ رَبِّ ذُوالجلال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا سچا غلام ہو۔

اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں اپنی رِضا والی زندگی اور اپنی رِضا والی موت عطا فرمائے، ہم سے سدا کے لیے راضی ہو جائے، ہم دُنیا و آخرت میں کامیاب ہو جائیں۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!** **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور قرآنِ پاک کے متفرق آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

## قرآن پاک کے آداب کے حوالے سے مُتَفَرِّق مَدَنی پھول:

{۱} قراٰنِ مجید کو جُزدان و غِلاف میں رکھنا ادب ہے۔ صَحابہ و تابِعین رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے زمانے سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔ (بہارِ شریعت ج۳ص۴۹۶) {۲} قراٰنِ مجید کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے، نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قراٰن مجید نیچے ہو۔ (اَیضاً) {۳} بے خیالی میں قراٰنِ کریم اگر ہاتھ سے چُھوٹ کر یا طاق وغیرہ پر سے زمین پر تشریف لے آیا (یعنی گر پڑا) تو نہ گناہ ہے نہ کوئی کفّارہ {۴} گستاخی کی نیّت سے کسی نے معاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ قراٰنِ پاک زمین پر دے مارا یا بہ نیّتِ توہین اِس پر پاؤں رکھ دیا تو کافر ہو گیا {۵} اگر قراٰنِ مجید ہاتھ میں اٹھا کر یا اس پر ہاتھ رکھ کر حَلْف یا قَسَم کا لفظ بول کر کوئی بات کی تو یہ بہُت "سخت قَسَم" ہوئی اور اگر حَلْف یا قَسَم کا لفظ نہ بولا تو صِرف قراٰنِ کریم ہاتھ میں اُٹھا کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر بات کرنا نہ قَسَم ہے نہ اس کا کوئی کفّارہ۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ۱۳/ ۵۷۴۔۵۷۵ مُلَخَّصًا) {۶} اگر مسجِد میں بہُت سارے قراٰنِ پاک جمع ہو گئے اور سب استِعمال میں نہیں آرہے، رکھے رکھے بوسیدہ ہو رہے ہیں تب بھی انہیں ہَدِیَّۃً دے کر (یعنی بیچ کر) ان کی قیمت مسجِد میں صَرف نہیں کر سکتے۔ البتّہ ایسی صورت میں وہ قراٰنِ پاک دیگر مساجِد و

مدارِس میں رکھنے کیلئے تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔(فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ۱۶/ ۱۶۴ مُلخصًا) {۷} قراٰن مجید پُرانا بوسیدہ ہوگیااس قابِل نہ رہاکہ اس میں تِلاوت کی جائے اوریہ اَندیشہ ہے کہ اِس کے اَوراق مُنْتَشِر ہوکر ضائع ہوں گے توکسی پاک کپڑے میں لَپیٹ کر احتِیاط کی جگہ دَفْن کر دیاجائے اور دَفْن کرنے میں اس کیلئے لَحَد بنائی جائے (یعنی گڑھاکھود کر جانِبِ قِبلہ کی دیوار کو اِتناکھودیں کہ سارے مُقدّس اَوراق سماجائیں) تاکہ اس پر مِٹّی نہ پڑے یا(گڑھے میں رکھ کر) اُس پر تَختہ لگاکر چَھت بناکر مِٹّی ڈالیں کہ اس پر مِٹّی نہ پڑے،{۸} مُصْحَف شریف بوسیدہ ہوجائے تواُس کو جَلایانہ جائے۔

(بہارِ شریعت ۳/ ۴۹۵ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)۔

میں ادب قراٰن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت''حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب ''سُنَّتیں اورآداب'' ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو

## دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

## (1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[12]

## ﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[13]

## ﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[14]

## ﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[15]

---

12 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

13 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

14 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

15 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

## ﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ**

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[16]

## ﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ**

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[17]

## ﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

**جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ**

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[18]

## ﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

**لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ**

---

16 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

17 ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

18 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

**فرمانِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[19]

[19] ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵